بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۲۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
بدھ
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۳/۲۸ | ۶ محرم ۱۳۹۴ھ ۳۰ صلح ۱۳۵۳ھش ۳۰ جنوری ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہوں سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے حقیقی اور کامل معرفت

عرفان اور عصیان دونوں کا ایک ہی دِل میں جمع ہونا محال ہے

"اگر یہ سوال پیش ہے کہ اگر خونِ مسیح گناہوں سے پاک نہیں کر سکتا جیسا کہ وہ واقعی طور پر پاک نہیں کر سکا تو پھر گناہوں سے پاک ہونے کا کوئی علاج بھی ہے یا نہیں؟ کیونکہ گندی زندگی درحقیقت مرنے سے بدتر ہے۔ تو مَیں اِس سوال کے جواب میں نہ صرف پُرزور دعویٰ سے بلکہ اپنے ذاتی تجربہ سے... کہتا ہوں کہ درحقیقت گناہوں سے پاک ہونے کے لئے اُس وقت سے جو انسان پیدا ہوا آج تک جو آخری دن ہے صرف ایک ہی ذریعہ گناہ اور نافرمانی سے بچنے کا ثابت ہوا ہے اور وہ یہ کہ انسان یقینی دلائل اور چمکتے ہوئے نشانوں کے ذریعہ سے اس معرفت تک پہنچ جائے کہ جو درحقیقت خدا کو دکھا دیتی ہے اور کُھل جاتا ہے کہ خدا کا غضب ایک کھا جانے والی آگ ہے اور پھر تجلّی حُسنِ الٰہی ہو کر ثابت ہو جاتا ہے کہ ہر یک کامل لذّت خدا میں ہے یعنی جلالی اور جمالی طور پر تمام پردے اُٹھائے جاتے ہیں۔ یہی ایک طریق ہے جس سے جذباتِ نفسانی رُکتے ہیں اور جس سے چار و ناچار ایک تبدیلی اِنسان کے اندر پیدا ہو جاتی ہے اِس جواب کے وقت کتنے لوگ بول اُٹھیں گے کیا ہم خدا پر ایمان نہیں رکھتے؟ کیا ہم خدا سے نہیں ڈرتے اور اس سے محبّت نہیں رکھتے؟ اور کیا تمام دُنیا بجز تھوڑے افراد کے خدا کو نہیں مانتی؟ اور پھر وہ طرح طرح کے گناہ بھی کرتے ہیں اور انواع و اقسام کے فسق و فجور میں مُبتلا دکھائی دیتے ہیں تو اِس کا جواب یہ ہے کہ ایمان اَور چیز ہے اور عرفان اَور چیز ہے۔ اور ہماری تقریر کا یہ مدّعا نہیں ہے کہ مومن گناہ سے بچتا ہے بلکہ یہ مدّعا ہے کہ عارف کامل گناہ سے بچتا ہے یعنی وہ کہ جس نے خوفِ الٰہی کا مزا بھی چکھا اور محبّتِ الٰہی کا بھی۔ شاید کوئی کہے کہ شیطان کو معرفتِ کامل حاصل ہے پھر وہ کیوں نافرمان ہے؟ اِس کا یہی جواب ہے کہ اُس کو وہ معرفتِ کامل ہرگز حاصل نہیں ہے جو سعیدوں کو بخشی جاتی ہے۔ انسان کی یہ فطرت ہی ہے کہ کامل درجہ کے علم سے ضرور وہ متأثر ہوتا ہے اور جب ہلاکت کی راہ اپنا ہیبت ناک مُنہ دکھاوے تو اس کے سامنے نہیں آتا مگر ایمان کی حقیقت صرف یہ ہے کہ حُسنِ ظن سے مان لے لیکن عرفان کی حقیقت یہ ہے کہ اُس مانی ہوئی بات کو دیکھ بھی لے پس عرفان اور عصیان دونوں کا ایک ہی دِل میں جمع ہونا محال ہے جیسا کہ دِن اور رات کا ایک ہی وقت میں جمع ہو جانا محال ہے۔"

(ریویو آف ریلیجنز حصہ اوّل صفحہ ۲۳، ۲۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۲۹ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:- طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔

احبابِ جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کیساتھ دعائیں کرتے رہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بڑے بیٹے عزیز محمد احمد خان کئی دنوں سے بیمار چلے آتے ہیں مجھے ان کی فکر ہے۔ تمام بھائی بہنیں خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفا بخشے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

میرے والد چوہدری غلام قادر صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ایک عرصہ سے پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے سخت بیمار چلے آرہے ہیں۔ پہلے انہیں لاہور بغرض علاج لے جایا گیا تھا اب وہاں سے واپس فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالعزیز ونیس شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ میانوالی۔ حال ربوہ)

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ میمونہ اکرم لاہور میں بہت بیمار ہے۔ قارئینِ کرام کی خدمت میں اسکی صحتِ کاملہ کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔

(بشریٰ بشیر جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب مینیجر دوا خانہ خدمتِ خلق ربوہ پندرہ سولہ روز سے بعارضہ نمونیا بیمار رہیں۔ مرض میں اب کافی افاقہ ہے لیکن نقاہت بہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

منظوری انتخاب صدر مجلس موصیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے صدر مجلس موصیان کی منظوری تا ۳۰/۴/۷۵ عطا فرمائی ہے احباب نوٹ فرمالیں۔ صدر موصیان سیکرٹری وصایا بھی ہوں گے۔

۱۔ جماعت اسلام آباد۔ مکرم چوہدری اعجاز نصراللہ صاحب۔ وصیت نمبر ۹۹۹۶

۲۔ جماعت چک ۵۲۳ E-B ضلع ملتان۔ مکرم چوہدری بہاول بخش صاحب۔ وصیت نمبر ۱۲۶۱۶

۳۔ جماعت گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا۔ مکرم ملک محمد افضل صاحب۔ وصیت نمبر ۱۱۷۶۸

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

پبلشر:- مسعود احمد ۰ پرنٹر:- سید عبدالحی ۰ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۰ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ صلح ۱۳۵۳ھش

مغرب میں ایک مخصوص دَور کا خاتمہ

آج سے ایک صدی قبل یورپ کی عیسائی طاقتوں کے مادی اور سیاسی غلبہ و استیلاء کے زیر اثر وہاں کے عیسائی چرچ اور پادریوں میں ایک زبردست جوش پیدا ہوا کہ وہ مشرق پر مغرب کے اِس سیاسی غلبہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مسیحیت کا مشرقی ممالک میں پرچار کریں اور اِس طرح اپنے مذہب کو پورے کُرّۂ ارض پر غالب کر دکھائیں۔ چنانچہ یورپ کی عیسائی حکومتوں کی براہ راست معاونت اور تائید و حمایت کے ساتھ چرچ مشنری سوسائٹی اور اِس نوع کی متعدد دوسری مشنری تنظیمیں معرضِ وجود میں آئیں اور انہوں نے عیسائی منادوں کی فوج تیار کر کے اسے مشرقی ممالک میں پھیلانا شروع کیا یہاں تک کہ افریقہ اور ایشیا کا کوئی ایک ملک بھی ایسا نہ رہا جس کے بڑے بڑے شہروں میں گرجاؤں، عیسائی مشنوں، اشاعتی اداروں اور مشنری سکولوں کا قیام عمل میں نہ آیا ہو۔ ہر ملک اور اس کے ہر شہر اور ہر قصبہ میں بڑے زور شور کے ساتھ عیسائیت کی تبلیغ ہونے لگی اور ہر جگہ ہی لوگوں نے دھڑا دھڑ عیسائی ہونا شروع کر دیا۔

اپنی کامیابیوں پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے عیسائی منادوں نے جگہ جگہ یہ اعلان کرنا شروع کر دئے کہ عیسائیت اب دنیا پر غالب آیا ہی چاہتی ہے، دنیا کی کوئی طاقت اب اس کے غلبہ کو روکنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ عیسائی منادوں کا زیادہ زور اسلام ہی کے خلاف صرف ہو رہا تھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اسے نیچا دکھائے اور زیر کئے بغیر وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ اُس وقت مسلمانوں میں بھی عیسائیت قبول کرنے کی ایک زبردست رَو چلی ہوئی تھی اور بڑے بڑے علماء دین، حفاظ حتیٰ کہ سیّد زادے بھی اسلام کو خیر باد کہہ کہہ کر عیسائیت کی آغوش میں جا رہے تھے اور علی الخصوص ہندوستان کے پادری عمادالدین نے اپنے ایک تحریری لیکچر کے ذریعہ امریکہ میں منعقد ہونے والی ایک عیسائی کانفرنس میں اِس "خوشخبری" کی منادی کرائی تھی کہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ ہندوستان میں کوئی مسلمان ڈھونڈے سے بھی نہ ملے گا کیونکہ سب عیسائی ہو چکے ہوں گے۔ اِسی طرح دوسرے یورپی اور امریکی پادری برابر یہ اعلان کر رہے تھے کہ آج متعدد اسلامی ممالک پر ہی صلیب کی چمکار ضَو فگن نہیں ہے بلکہ وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ جب صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی خاص حرم کعبہ میں داخل ہوگی اور وہاں خداوند یسوع مسیح کے نام کی منادی کی جائے گی۔ رُوئے زمین کے مسلمان اُس وقت سیاسی طور پر مغلوب اور دینی اعمال اور دینی غیرت کے لحاظ سے مفلوج ہونے کے باعث یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے تھے۔ اور اگر کچھ کر بھی رہے تھے تو صرف یہ کہ اسلام کے مرثیے پڑھنا ان کا واحد مشغلہ رہ گیا تھا۔

ٹھیک یہی وقت تھا کہ جب ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی اور عیسائی پادری لوگوں کے ایمانوں پر ڈاکے ڈال رہے تھے، سیدنا حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہو کر اپنے بھیجنے والے خدائے قادر و عزیز کی جناب میں فریاد کی ؎

شبِ تاریک و بیمِ دُزد و قومِ ما چنیں غافل! — کجا زیں غم روم یارب نما خود دستِ قدرت را

(اندھیری رات، چور کا خوف اور قوم غافل — اِس غم سے کہاں جاؤں؟ اے میرے رب تُو خود اپنی قدرت کا ہاتھ دِکھا)

نیز تائید و نصرتِ اسلام کے لئے نہایت عاجزی سے دُعا کرتے ہوئے اُس کی جناب میں مزید عرض کیا:۔

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے — اے مرے سُورج نکل باہر کہ مَیں ہوں بے قرار
میرے [illegible] پہ نگاہ رحم کہ میں رنجور ہوں — میری فریادوں کو سُن مَیں ہوگیا زار و نزار
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفیٰؐ — مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

فضل کے ہاتھوں سے اب اِس وقت کر میری مدد — کشتیٔ اسلام تا ہو جائے اِس طوفاں سے پار
یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا — اِس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سُن لے پکار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اِن درد بھری دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عیسائیت کے مٹنے اور اس کی بجائے دنیا میں اسلام کے غالب آنے کی بشارت دی۔ چنانچہ آپ نے ایک دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے رقم فرمایا:۔

"قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام، اور سب حربے ٹُوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کُند ہوگا جب تک دجّالیّت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچّی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اُس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہیگا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو مَیں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی"۔

(اشتہار ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷)

اِس بشارت کے تین سال بعد بیسویں صدی عیسوی شروع ہوئی یہ وہ صدی تھی جس کے متعلق نامی گرامی عیسائی پادریوں اور منادوں نے یہ اعلان کر رکھے تھے کہ اِس صدی میں عیسائیت کو ایسی زبردست فتوحات نصیب ہوں گی کہ یہ پُورے کرۂ ارض پر چھا جائے گی لیکن اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت نے ایک حیرت انگیز کرشمہ دکھایا۔ دوسرے ملکوں میں پھیلنا تو کجا عیسائیت خود اپنے گڑھ یعنی یورپ اور دیگر مغربی علاقوں میں سُکڑنی شروع ہو گئی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اُن ممالک میں اسلام کے آسمانی حربہ کا بھی آغاز کر دیا گیا۔ اس کے بعد سے عیسائیت مسلسل پسپا ہو رہی ہے اور اسلام وہاں پاؤں جماتا چلا آرہا ہے۔ ۱۹۴۷ء میں خود یورپ اور امریکہ میں عیسائیت کی ناکامی اور عوام کی عیسائیت سے بیزاری اِس حد تک نمایاں اور مہیب صورت اختیار کر چکی تھی کہ جب "سینٹ جانز کالج آکسفورڈ" اور "دی ماڈرن چرچ مینز یونین" کے پریذیڈنٹ سر سائرل نارؤڈ ایم۔ اے۔ ڈی لٹ سے یہ سوال کیا گیا کہ کیا اس زمانہ میں عیسائیت ناکام ہو چکی ہے۔ تو انہوں نے کہا:۔

"اِس ضمن میں یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ یورپ اور امریکہ کے مردوں اور عورتوں کا ایک بڑا حصہ اب عیسائی نہیں ہے اور شاید یہ کہنا بھی بالکل صحیح ہوگا کہ وہاں کی آبادی کی اکثریت کا یہی حال ہے"۔

(کتاب الموسومہ "Has the Church Failed" مرتبہ سر جیمز مارچنٹ صفحہ ۱۲۵)

سر سائیرل نارووڈ نے اِس رائے کا اظہار ۱۹۴۷ء میں کیا تھا۔ اِس کے بعد تو یورپ اور امریکہ میں عیسائیت کا اِس تیزی سے صفایا ہوا ہے کہ گویا صف لپیٹ کر رہ گئی ہے۔ اب وہاں گرجاؤں کی عمارتیں بھاں بھاں ہی نہیں کر رہیں بلکہ انہیں سراسر بے مصرف سمجھ کر فروخت کیا جا رہا ہے اور وہ کلبوں، ناچ گھروں اور شراب خانوں میں تبدیل ہو رہی ہیں۔ خدا کے ایک ہی ہاتھ نے وہاں سے عیسائیت کو ختم کر کے رکھ دیا ہے اور اِس طرح مغرب میں اُس مخصوص دَور کا خاتمہ ہو گیا ہے جبکہ وہاں عیسائیت پورے طور پر غالب و حکمران تھی اور جبکہ ساری دُنیا میں عیسائیت کو غالب اور حکمران کرنے کے نہ صرف منصوبے باندھے جا رہے تھے بلکہ بیسویں صدی میں اس کے پورے کرۂ ارض پر غالب آنے اور جملہ اقوامِ عالم کے عیسائیت قبول کرنے کے متعلق بلند بانگ دعاوی کی تشہیر کر کر کے عیسائی پادریوں نے آسمان سر پر اُٹھا رکھا تھا۔

آجکل یورپ اور امریکہ ایک نئے دَور میں سے گزر رہے ہیں۔ اِس دَور کا غلبۂ اسلام کے دَور سے قبل آنا بھی ضروری تھا اِس لئے کہ آسمانی پیشگوئی میں اِس کی پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ موجودہ دَور کی نوعیت کیا ہے؟ اور اِس کے بعد غلبۂ اسلام کے دَور کا آنا کیوں ناگزیر ہے؟ اِس پر ہم آئندہ اشاعت میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاءاللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

روزنامہ الفضل ربوہ نمبر ۵۰ ... ۳۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام اور شفقت علیٰ خلق اللہ

محترم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل:

جماعت احمدیہ کے ۸۱ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۷ دسمبر ۱۹۷۳ء کو پہلے اجلاس میں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل استاذ الجامعہ نے جو تقریر فرمائی۔ اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا۔ إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا۔ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا۔"
(الدھر)

سورۃ دہر کی ان آیات کا ترجمہ یہ ہے:—
"وہ خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے لوگو ہم تم کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔ نہ ہم تم سے کسی بدلہ کا مطالبہ کرتے ہیں نہ تم سے شکریہ چاہتے ہیں۔ ہم اپنے رب سے اس دن کا خوف رکھتے ہیں جب لوگوں کا ڈر کے مارے منہ بگڑا ہوا ہوگا۔ اور تیوریاں چڑھی ہوں گی۔ پس خدا ان کو اس دن کے ضرر سے بچائے گا اور ان کو تروتازگی اور خوشی بخشے گا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:—

"بدیں شادم کہ غم از بہر مخلوق خدا دارم
ازیں در لذتم کز درد مے خیزد ز دل آہم
مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم
غم خلق خدا صرف از زبان خوردن چہ کار آید
گرش صد جان بپا ریزم ہنوزش عذر میخواہم"

ان اشعار کا ترجمہ یہ ہے:—
"میں تو صرف اسی پہ خوش ہوں کہ مخلوق کا غم رکھتا ہوں اور اسی درد کے باعث میرے دل سے جو آہ نکلتی ہے اسی میں مگن ہوں۔ میرا مقصود و مطلوب اور میری خواہش خدمت خلق ہے یہی میرا کام ہے یہی میری ذمہ داری ہے یہی میرا فریضہ اور طریقہ ہے۔ صرف زبان سے خلق خدا کا غم کھانے کا کیا فائدہ۔ اگر اس بات کیلئے سو جانیں بھی فدا کر دوں تب بھی معذرت خواہ ہوں"

مخالفین اسلام کی طرف سے یہ غلط تاثر دیا جاتا ہے کہ اسلامی تعلیم سختی پر مبنی ہے اس میں رافت اور محبت پائی نہیں جاتی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جب وہ اسلام کے دلائل کی قوت اور اس کی برکات روحانیہ کا مقابلہ نہ کر سکے تو انہوں نے اپنی کتابوں سے محبت پر مشتمل چند فقرے چن کر اور اس کے مقابل جہاد کے بارہ میں بعض اسلامی ہدایات رکھ کر اونچے سروں سے یہ راگ الاپنے شروع کئے کہ دیکھو دیکھو اسلام سختی کی تلقین کرتا ہے اور ہمارا مذہب محبت کو پیش کرتا ہے۔

مجھے آج کی تقریر میں اسلام کی شفقت کے بارہ میں تعلیم کو پیش کرنا ہے۔ قرآن اور ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعہ اور تحقیق کے بعد میں علیٰ وجہ البصیرت اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اسلام نے اجمالی طور پر ہی نہیں تفصیلی طور پر جزئیات میں جا کر جس شفقت کی تاکید کی ہے۔ جس رحم کی تلقین کی ہے اس کی مثال کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی۔

بے پایاں شفقت:

بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو زندگی کے مختلف مراحل سے گذرنا پڑا۔ آپ پر اور آپ کے صحابہؓ پر ایسے ایسے مظالم توڑے گئے کہ آج بھی ان کو سن کر جبین انسانیت عرق آلود ہو جاتی ہے۔ میدان جنگ میں انہوں نے اپنے چچا حمزہ کا چاک پیٹ دیکھا۔ ناک کان کٹے دیکھے کلیجہ چبانے کی ناکام کوشش کو مشاہدہ کیا۔ لیکن اس رحمۃ للعالمین نے جو سب جہانوں کے لئے شفقت مجسم ہو کر آیا تھا۔ ہر طرف ہر میدان میں ہر وقت رحمت و شفقت کے پھول ہی بکھیرے

اسلام کا خدا رحمان، رحیم اور رؤف ہے۔ نہایت شفقت کرنے والا ہے اسے جو کتاب دی گئی تھی اس کے اتارنے والے نے اسے شفاء و رحمۃ کہا اسلام نے خدا کی شفقت کی جو بے پایاں وسعت بیان کی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ترجمان فیض سے ہی سنیئے

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:—
"خلق اللہ مائۃ رحمۃ فوضع رحمۃ واحدۃ بین خلقہ یتراحمون بہا وعند اللہ تسع وتسعون رحمۃ"
(ترمذی ابواب الدعوات)

اللہ تعالیٰ نے سو شفقتیں پیدا کیں ایک شفقت مخلوق کو دی جس سے یہ سب شفقت کے مظاہر تم دنیا میں دیکھتے ہو اور ننانوے اپنے پاس رکھیں۔

ایک بار ایک نوجوان نے ایک پرندہ کے بچے پکڑ لئے بچوں کی ماں اس کے سر پر آ کر منڈلانے لگ گئی۔ اس نے جھولی کھولی تو بچوں کی ماں لپک کر بچوں سے لپٹ گئی اس نے جھولی بند کر لی اور آ کر حضور سے یہ ماجرا عرض کیا آپ نے فرمایا انہیں چھوڑ دو انہوں نے جھولی کھولی تو بچوں کی ماں بچوں سے ہی چمٹی رہی۔ صحابہؓ کو اس پر تعجب ہوا تو حضور نے فرمایا تم بچوں کی ماں کی محبت پر تعجب کرتے ہو کہ اسے اپنے بچوں سے کتنی محبت ہے۔ ماں کی مامتا نے یہ نہ دیکھا کہ وہ آزاد فضا میں درختوں کی شاخوں پہ چہچہاتی تھی۔ اس نے بچوں کو دیکھا تو جان نثار کر دی اور شکاری کی جھولی میں آ گئی۔ فرمایا۔ فوالذی بعثنی بالحق للہ ارحم لعبادہ من ام الافراخ بفراخہا ارجع بہن حتی تضعہن من حیث اخذتہن (مشکوٰۃ کتاب الاسماء فی رحمۃ اللہ وغضبہ بحوالہ ابوداؤد) قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ شفقت کرنے والا ہے۔ جتنی یہ چڑیا کی ماں اپنے بچوں سے کرتی ہے۔

اس خالق جہاں نے اپنی کتاب میں فرمایا "کتب علی نفسہ الرحمۃ" (انعام آیت ۱۳) کہ اس نے اپنے پر رحمت فرض کر لی ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ لما قضی اللہ الخلق کتب عندہ فوق عرشہ ان رحمتی سبقت غضبی۔ (بخاری باب ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین) جب خدا نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے پاس عرش پر لکھ لیا کہ میری رحمت اور شفقت میرے غضب پر غالب رہے گی۔

۲- مخلوق خدا کی عیال ہے:

اسلام کا خدا رب العالمین ہے۔ وہ صرف بنی اسرائیل یا کنعانیوں کا ہی خدا نہیں اس کی ربوبیت اور رحمت کسی خاص قوم یا نسل کے لئے مختص نہیں۔ ہر نسل اور ہر قوم اس کی ربوبیت سے حصہ پا رہی ہے وہ رحمان بھی ہے یعنی بن مانگے دے رہا ہے اور رحیم بھی ہے بار بار دے رہا ہے اس کی دین پر توقف نہیں تسلسل ہے اور ساری مخلوق بلا استثناء اس آسمانی باپ کی عیال ہے اور ہمیں اس مخلوق سے محبت کی تعلیم دی گئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ (مشکوٰۃ بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان) کہ مخلوق خدا کی عیال ہے پس خدا کو مخلوق میں سے وہ شخص سب سے پیارا ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق سے حسن سلوک کرتا ہے پس مسلمان خدا کی مخلوق سے اس لئے پیار اور شفقت کرتا ہے کہ وہ اس کے محبوب خالق کی مخلوق ہے۔ وہ خدا کے پیار کی وجہ سے اس کی ساری مخلوق سے پیار کرتا ہے۔ حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:—

من احب انسانا احب صنعتہ وخطہ وجمیع افعالہ ...... ولذالک کان صلی اللہ علیہ وسلم اذا حمل الیہ باکورۃ من الفواکہ مسح بہا عینیہ ..... وقال انہ قریب العہد بربنا (احیاء علوم الدین جلد ۲ صفحہ ۲۵) کہ جس نے انسان سے محبت کی اس نے خدا کی صنعت اور تخلیق سے پیار کیا اسی لئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلا پھل لایا جاتا تو آپ اسے آنکھوں سے لگاتے اور فرماتے یہ ابھی ابھی میرے پروردگار کی طرف سے آیا ہے۔ سچ ہے محبوب کی ہر چیز محبوب ہوتی ہے۔

۳- شفقت علی خلق اللہ ایمان کا حصہ ہے

اسلامی تعلیم کی رو سے ایمان صرف خدا کی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے اقرار سے تعبیر نہیں جس امر کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بلند پایہ تالیف بخاری کے آغاز میں بحث کی ہے کہ ایمان کی کیا تعریف ہے ایمان کسے کہتے ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے ثابت کیا کہ ایمان صرف تصدیق بالقلب اور اقرار باللسان کا نام نہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا کہ ایمان کے ساٹھ بلکہ ستر سے اوپر شقیں ہیں۔ سب سے اعلیٰ اور افضل شق خدا کی توحید کا اقرار ہے اور ادنیٰ شق راستوں سے ایذا پہنچانے والی چیزوں کا ہٹانا اور دور کرنا ہے۔

الایمان بضع وسبعون او بضع وستون شعبۃ فافضلہا قول لا الہ الا اللہ وادناہا اماطۃ الاذی عن الطریق" (مسلم کتاب الایمان) ایمان کامل نہیں ہو سکتا جب تک خدمت خلق کی شق نظر انداز ہے اور شفقت علی خلق اللہ کی اس شق کو ادنیٰ ان معنوں میں کہا ہے کہ اس پر خرچ ہی کیا ہوتا ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شفقت علی خلق اللہ بیان کا یہ ادنیٰ پہلو خدا کو اس قدر محبوب ہے کہ اس نے ایک آدمی کو صرف اس لئے بخش دیا کہ اس نے ایک بار راستہ میں پڑے ہوئے کانٹے کو دور کر دیا تھا حضرت ابوہریرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

بینما رجل یمشی فی الطریق اذ وجد غصن شوک فاخرہ فشکر اللہ لہ فغفر لہ (ترمذی ابواب البر والصلۃ) کہ ایک بار ایک آدمی راستہ پر چلا جا رہا تھا اس نے ایک کانٹوں والی شاخ دیکھی تو اس کو راستہ سے ہٹا دیا اللہ تعالیٰ نے اس کے اس فعل کی قدردانی فرمائی اور اسی وجہ سے اسے بخش دیا۔

مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انبیاء اور خدا کے برگزیدہ بندوں کی یہ صفت بیان فرمائی "ایسے شخص میں ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی ذاتی محبت ہوتی ہے اور دوسری طرف بنی نوع کی ہمدردی اور اصلاح کا بھی ایک عشق ہوتا ہے اسی وجہ سے ایک طرف تو خدا کے ساتھ اس کا ایسا رابطہ ہوتا ہے جو اس کی طرف ہر وقت کھنچا چلا جاتا ہے اور دوسری طرف نوع انسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ بھی اس کا ایسا تعلق ہوتا ہے جو ان کی مستعد طبائع کو اپنی طرف کھینچتا ہے ...... ایسے لوگوں کو اصطلاح اسلام میں نبی اور رسول اور محدث کہتے ہیں۔
(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۳)

اپنے ایک ارشاد میں حضور نوع انسان پر شفقت اور ہمدردی کو بہت بڑی عبادت قرار دیتے ہیں (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۰۲) پس اسلام میں شفقت علی خلق اللہ ایمان کا ایک حصہ ہے یہ عبادت ہے اور اسے نظرانداز کرنیوالا اسلام ہی نہیں رہ جاتا

(۴)

اگر خدا کا رحم چاہتے ہو
تو مخلوق خدا پر رحم کرو

شفقت علی خلق اللہ کے ضمن میں اسلام کا چوتھا اصل یہ ہے کہ خدا کے رحم اور فضل کو جذب کرنے کا ایک ذریعہ شفقت علی خلق اللہ ہے۔ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا وہ خدا کے رحم سے حصہ نہیں پا سکتا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

الراحمون یرحمھم
الرحمان ارحموا من
فی الارض یرحمکم من
فی السماء۔
(ترمذی ابواب البر والصلۃ)

رحم کرنے والوں پر خدائے رحمان رحم کرے گا۔ زمین میں بسنے والوں پر رحم کرو تم پر خدائے ذوالعرش رحم کریگا
اقرع بن حابس کو حضور نے فرمایا تھا

من لا یرحم لا یرحم
(ابواب البر والصلۃ)

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا
حضرت براء بن عازب روایت کرتے ہیں کہ ایک بدو آیا اور عرض کی یا رسول اللہ کوئی ایسی چیز بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے فرمایا :۔

المنحۃ الموکوفۃ والفیء
علی ذی الرحم الظالم
... فاطعم الجائع واسق
الظمآن فان لم تطق
ذلک فکف لسانک الا
من خیر۔
(مستدرک حاکم کتاب المکاتب جلد ۲)

ظالم رشتہ دار پر اپنی عنایات کی بارش کر دو ... اگر یہ بھی نہ کر سکو تو بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور پیاسوں کو پانی پلاؤ اگر یہ بھی نہ کر سکو تو زبان کو قابو میں رکھو اور صرف اچھی بات ہی زبان پر لاؤ۔
پس خدا کی رحمت کو جذب کرنے کے خواہاں ہو تو ظالموں پر بھی عطایا کی بارش کرنا ہوگی اور اگر ہم زمین پر بسنے والوں پر رحم نہیں کریں گے تو خدائے ذوالعرش ہم پر رحم نہیں کرے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے علمبردار تھے نے بیعت کی شرط یہ قرار دی:۔

"عام خلق اللہ کی ہمدردی
میں محض للہ مشغول رہے گا
اور جہاں تک بس چل سکتا ہے
اپنی خداداد طاقتوں اور
نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ
پہنچائے گا"

پس خالق کی رضا اس کی محبت اور رحم چاہتا ہے تو مخلوق کے قریب ہو جیسے مخلوق سے فاصلہ پیدا کر لیا تو خالق سے نزدیک نہیں ہو سکیں گے۔ ختم الاولیاء کے مصنف ایک سلسلہ تصوف کے بانی حکیم ابو علی الترمذی نے موسیٰ علیہ السلام ـــــ اور اللہ تعالیٰ کے ایک مکالمہ کا ذکر کیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا رب این ابغیک اے پروردگار میں تجھے کہاں تلاش کروں اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ میں کسی گھر یا جگہ میں سما سکتا ہوں؟ اگر مجھے ڈھونڈنا ہے تو کسی تارک دنیا پرہیزگار متقی کے دل میں جھانک (ختم الاولیاء صفحہ ۳۶۲)
پس رحمت خداوندی کے طلبگار ہو تو بندوں پر شفقت کرو۔

اسلام کی اس بیان کردہ تعلیم سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ شفقت علی خلق اللہ کا مذہب میں کیا درجہ ہے۔ شفقت علی خلق اللہ ایمان کا حصہ ہے یہ عبادت ہے۔ یہ کمال انسانیت ہے۔ مرد ہو یا عورت، غلام ہو یا آزاد، بچہ ہو یا بوڑھا، تندرست ہو یا مبتلائے آلام دشمن ہو یا دوست، ہم مذہب ہو یا مختلف الخیال، گنہگار ہو یا نیکوکار غائب ہو یا حاضر انسان ہو یا جانور ہمیں سب سے شفقت کرنے کا حکم ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انسان اشرف المخلوقات ہے وہ اس کرۂ ارض میں خلیفۃ اللہ بن کر آیا ہے۔ لہذا ہمیں اس کے شرف، احترام اور اس سے شفقت سے پیش آنے کا حکم ہے بعض اقوام جانوروں پر تو رحم کی تلقین کرتی ہیں لیکن انسانوں سے نفرت کا درس دیتی ہیں اور پھر وعظ یہ کیا جاتا ہے کہ ہمارے مذہب میں چیونٹیا نہیں۔ اس ذہنیت کا حامل شخص ایک دفعہ حضرت ابن عمرؓ کے پاس آیا اور کہا مچھر کے خون کے بارہ میں کیا حکم ہے اس کا فدیہ کیا ہے؟ حضرت ابن عمرؓ نے اسے فرمایا تو عراقی تو نہیں پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ ذرا اس کی طرف دیکھو مچھر کے خون کا فتویٰ پوچھتے ہیں۔ لیکن اس نواسۂ رسول کو تپتی ریت پر ذبح کرتے ہیں جسے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی راحت قرار دیتے تھے۔ (بخاری کتاب الادب)
یہ لوگ اسی نگلتے ہیں اور مچھر چھانتے ہیں۔ سود کی آہنی زنجیروں میں جکڑ کر انسان کا استحصال کرتے ہیں اور بلکتے کر بچادی ہیں۔

دیکھئے انسانیت کا شرف اسلام نے کیا قائم کیا شمع رسالت کے پروانہ ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

اذا قاتل احدکم فلیجتنب
الوجہ فان اللہ خلق آدم
علی صورتہ۔
(مسلم کتاب البر والصلۃ)

اگر تم کسی سے لڑو بھی تو اس کے منہ پر نہ مارو۔ کیونکہ خدا نے آدم کو اپنی صورت میں پیدا کیا وہ خدا کی صفات کا مظہر ہے
ایک بار حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی خادمہ کے منہ پر تھپڑ مارا پھر ندامت ہوئی اور حضورؐ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا تو نے اسکے منہ پر تھپڑ مارا؟ فرمایا اسکی تلافی یہ ہے کہ اسے آزاد کر دو (مسند ابی حنیفہ روایت)
ایک بار حضور باہر تشریف فرما تھے ایک جنازہ گذرا۔ حضور کھڑے ہو گئے۔ کسی نے عرض کی حضور یہ تو یہودی کا جنازہ ہے فرمایا۔ الیست نفسا[1] کیا اس میں زندگی نہ تھی اس لئے فرمایا۔

خالق الناس بخلق حسن
(ترمذی باب ماجاء فی معاشرۃ الناس)

تمام لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ
انسانیت کے احترام اور انسان سے شفقت کا ذکر ہو رہا ہے تو یہاں یہ بھی عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آج بعض لادینی تحریکات کی طرف سے یہ کہا جا رہا ہے کہ انسان ظلم کی چکی میں پس رہا تھا۔ انسان کا استحصال انسان کر رہا تھا۔ مزدور مظلوم اور مقہور تھا وہ بھوکا تھا۔ ہماری تحریک نے اسے پیٹ بھر کر کھانا دیا۔ اس کا شرف واحترام قائم کیا۔ میں اس بارہ میں تفصیلی بحث تو نہیں کر سکتا کہ یہ ایک الگ مضمون ہے اور میرا مضمون اس کی جزئیات اور تفصیل کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اتنا عرض ضرور کروں گا کہ ان کے فلسفہ نے مزدور اور سرمایہ داری میں مستقل کشمکش ضرور قائم کر دی جس کا انجام نہ جانے کیا ہو گا۔ مجھے مشرق وسطی کے بعض ممالک میں جانے کا اتفاق ہوا دیواروں پر یہ دلفریب نعرہ نویس نے ضرور لکھا دیکھا "الارض للفلاح والعمل للاجیر" کہ زمین کسانوں کی اور کارخانے مزدوروں کے لیکن جب میں نے تحقیق کی تو یہ معلوم ہوا کہ مزدور کو اجرت پہلے سے کم ملتی ہے جہاں تک مزدور کی بھوک مٹانے کا سوال ہے تو آج سے چودہ سو سال پہلے شفیق آقا نے یہ اعلان فرمایا تھا

لیس المؤمن الذی
یشبع وجارہ جائع
الی جنبہ۔
(مشکوۃ کتاب الادب)

کہ یاد رکھو ایمان کا دعوےٰ عبث ہو گا اگر تمہارا پیٹ بھرا ہو اور پڑوسی کا خالی پیٹ ہو اگر صرف اس ایک ارشاد پر ہی عمل ہو تو کیا کوئی شخص ملک میں بھوکے پیٹ سوئے گا۔ تذکرۃ الاولیاء جو فریدالدین عطار کی کتاب ہے اس میں حضرت عبداللہ بن مبارک کا ایک کشف درج ہے کہ ایک دفعہ حج سے فارغ ہو کر آپ حرم میں ہی سو گئے خواب میں دیکھتے ہیں کہ دو فرشتے آسمان سے آئے ایک نے دوسرے سے پوچھا۔ اس سال کتنی خلقت حج کے لئے آئی دوسرے فرشتے نے کہا چھ لاکھ۔ پھر پوچھا کتنے لوگوں کا حج قبول ہوا۔ اس نے جواب دیا کسی کا بھی حج قبول نہیں ہوا۔ یہ سنکر آپ گھبرائے کہ اس قدر خلقت کی سفر کی تکلیفیں اور اخراجات سب اکارت گئے۔ اس کے بعد دوسرے فرشتے نے کہا دمشق میں ایک شخص علی نامی ایک موچی رہتا ہے اگرچہ وہ حج کو نہیں آیا لیکن اس کا حج قبول ہو گیا اور یہ ساری خلقت محض اس کی طفیل بخشی گئی۔ یہ خواب دیکھ کر آپ جاگے اور دمشق میں جاکر اس موچی کی تلاش کی۔ اس کے گھر کا پتہ کیا علیک سلیک کے بعد فرمایا مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے اور خواب کا سارا واقعہ بیان کیا اُس نے کہا آپ کا نام کیا ہے انہوں نے عبداللہ بن مبارک بتلایا نام سنا تو اس نے بتلایا کہ میں نے حج کے ارادہ سے ساری عمر چڑا سی کر تیس ہزار درہم جمع کئے۔ میں حج کے لئے تیار تھا کہ ایک دن میری بیوی نے کہا ہمسائے کے گھر سے گوشت پکنے کی خوشبو آرہی ہے ذرا سا لے آؤ۔ چنانچہ میں ان کے گھر گیا اور تھوڑا سا سالن طلب کیا اس نے کہا یہ گوشت تم پر حلال نہیں کیونکہ سات دن کے فاقہ کے بعد بچوں کی بھوک سے بیتاب ہو کر آج تھوڑا سا مردار پکایا ہے۔ یہ سن کر میرے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ فوراً آکر تیس ہزار درہم

(باقی صفحہ پر)

[1] نسائی باب الامر بالقیام للجنازہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مسل ۲۱۴۷۲

میں زیب النساء بلوچ بنت مولوی عبدالرزاق صاحب قوم تھوانی بلوچ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بلاک ۱۰ ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۱/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری جائداد اسوقت کوئی نہیں - ماہوار آمد اس وقت .. روپے بطور جیب خرچ ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وقت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جاوے - الامۃ :- زیب النساء بلوچ بنت مولوی عبدالرزاق آئمن مرچنٹ صدر بازار ڈیرہ غازیخاں - گواہ شد :- مولوی عبدالرزاق سکرٹری تعلیم و تربیت ولد احمد خان صاحب بلوچ تھوانی - گواہ شد :- عزیز محمد اظہر شاہد مربی سلسلہ ولد غلام علی خانصاحب -

مسل ۲۱۴۷۳

میں محمد حسین ولد کرم رسول صاحب قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ فارم ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۱/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے :- چار ع[illegible] میں قیمتی پانچ ہزار روپیہ جس میں میرا حصہ ساڑھے بارہ سو روپیہ بنتا ہے کیونکہ اس میں میرے والد اور دو بھائی بھی شریک ہیں - میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - اسوقت مجھے مزارعت سے مبلغ ۲۵۰۰ روپے سالانہ آمد ہے - میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - العبد :- محمد حسین بقلم خود مصطفیٰ فارم معرفت کامرس بنک کنری پاک ضلع تھرپارکر - گواہ شد محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ ولد چوہدری سلطان احمد صاحب گواہ شد :- عطاء اللہ درویش ولد محمد بخش صدر جماعت احمدیہ مصطفیٰ فارم

مسل ۲۱۴۷۴

میں مقصود احمد ولد عبدالرحیم صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ جان محمد ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۱/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں - میرا گذارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت ... روپیہ ہے - میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی - اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - العبد :- مقصود احمد بقلم خود گواہ شد :- محمد اشرف ناصر ولد چوہدری سلطان احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر - گواہ شد :- جان محمد ولد غلام محمد مرحوم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوٹھ جان محمد ضلع تھرپارکر

مسل ۲۱۴۷۵

میں مختار احمد ولد میاں جان محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ جان محمد ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۱/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) مویشی قیمتی ۴۵۰۰ روپے (۲) نقد ۱۰۰۰ روپے - میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں - اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت مجھے ۲۰۰۰ روپے سالانہ بذریعہ کاشتکاری (مزارعت) آمد ہے - میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے - العبد :- مختار احمد بقلم خود - گواہ شد محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ ولد چوہدری سلطان احمد صاحب تھرپارکر گواہ شد :- جان محمد ولد غلام محمد صاحب مرحوم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوٹھ جان محمد ضلع تھرپارکر -

مسل ۲۱۴۷۶

میں رفیقہ صادقہ زوجہ رانا محمد اسلم طاہر صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے - ۱ - زیور طلائی تین تولہ مالیت ۱۲۹۰ روپے (۲) حق مہر بذمہ خاوند ۱۰,۰۰۰ روپے - میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں - اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - الامۃ :- رفیقہ صادقہ زوجہ رانا محمد اسلم طاہر منیجر شیزان کیسا ہل پارک کراچی گواہ شد :- رانا محمد اسلم طاہر خاوند موصیہ کراچی گواہ شد :- مظفر منیر احمد ولد چوہدری خورشید احمد صاحب شیزان انٹرنیشنل وکٹوریہ روڈ کراچی -

مسل ۲۱۴۷۷

میں رقیہ بی بی زوجہ ملک حفیظ الرحمن صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۴۶۲/۲ گولی مار کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۰/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے - ۱ - مہر بذمہ شوہر ۳۲ روپے ۲ - زیور طلائی ۳ تولہ ۲ ماشہ قیمت ۱۲۵۰ روپے - میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں - اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - الامۃ :- رقیہ بی بی زوجہ ملک حفیظ الرحمن صاحب گواہ شد :- محمد شفیع خان نجیب آبادی ولد محمد نادر شاہ خان پریذیڈنٹ حلقہ ناظم آباد کراچی - گواہ شد :- ملک حفیظ الرحمن ولد ملک عبدالرحیم صاحب ۱۴۶۲/۲ گولیمار کراچی ۱۸ -

مسل ۲۱۴۷۸

میں منور احمد باجوہ ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) زرعی زمین سات ایکڑ واقعہ چک گھکھووالی ۳۰۲/ج ب ضلع لائلپور قیمت اندازاً ۳۵,۰۰۰ روپے - میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰ روپے ماہوار آمد ہے - میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - العبد :- منور احمد باجوہ ولد چوہدری محمد حسین باجوہ - گواہ شد :- سمیع اللہ گوندل ولد میاں گلاب دین صاحب اقبال اپیرہ سانگلہ ہل - گواہ شد :- لطیف احمد ولد چوہدری عبدالواحد صاحب منیجر نیشنل بنک آف پاکستان سانگلہ ہل

دعائے مغفرت

میری پیاری والدہ صاحبہ محترمہ نور بی بی صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری نواب دین صاحب مرحوم ۲۲ جنوری ۱۹۷۴ء کو بوقت ۶ بجکر ۳۵ منٹ شام بعمر ۸۵ سال داعی اجل کو لبیک کہہ گئیں - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ - ۲۳ جنوری کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بعد نماز ظہر مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی - محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے تدفین مکمل ہونے پر دعا کروائی - والد صاحب کی وفات کے بعد والدہ صاحبہ اولاد کی تعلیم و تربیت اور دین کی خدمت کی خاطر ۱۹۳۴ء میں ہجرت کر کے قادیان آگئی تھیں اور عہد کیا تھا کہ اپنے وطن واپس نہیں جائینگی - چنانچہ آخر دم تک اس عہد پر قائم رہیں اور قادیان سے ہجرت کے بعد ربوہ میں رہائش اختیار کی - ہمیں پڑھایا ہماری اچھی تربیت کی اور والد صاحب کی وفات کا ہمیں احساس تک نہ ہونے دیا - بعض دفعہ تنگی میں بھی گذارہ کیا اور اپنے زیورات بیچ کر وقت پورا کیا - تحریک جدید کے جہاد میں آخر تک اضافہ کے ساتھ چندہ دیتی رہیں - قرآن کریم کی تلاوت بیماری کمزوری کی حالت میں بھی نہ چھوڑتی تھیں - نماز کی پابند تھیں آخری وقت تک جب تک ہوش و حواس قائم رہے نماز نہیں چھوڑی - نماز تہجد اور درود کو اٹھ کر نوافل باقاعدگی سے پڑھتیں - بہت نیک دعاگو صابر و شاکر بلند ہمت اور حوصلہ مند تھیں - مرحومہ نے تین لڑکے ایک لڑکی - پوتے پوتیاں - نواسے اور ان کی اولاد یادگار چھوڑی ہیں -

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ماتحت والدہ صاحبہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے - انکے پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور ان کا حافظ و ناصر ہو - آمین

خاکسار بشیر احمد سٹے ونڈی دارالصدر شرقی ربوہ

اسلام اور شفقت علی خلق اللہ

(بقیہ صفحہ ۴)

دے اور ہمسایہ کو دے دے تاکہ وہ اپنے اہل و عیال پر صرف کرے یہ دو دفعہ ملا کر آپ نے کہا واقعی فرشتوں نے سچ کہا تھا پس دین صرف نماز روزہ اور حج کا نام نہیں - خدا ہی جانتا ہے اگر مخلوق خدا بھوکی ہے اگر شفقت سے ہم عاری ہیں تو ہماری نمازیں اور حج قبول نہیں ہوں گے ؟

مشہور بزرگ بشر حافی نے اپنے ماموں امام احمد بن حنبل سے عرض کی کہ میرے پاس دو ہزار درہم حلال کی کمائی کے ہیں میں حج کرنا چاہتا ہوں - آپ نے فرمایا تو سیر کے لئے جانا چاہتا ہے اگر خدا کی رضا کے لئے جاتا ہے تو یہ درہم کسی درویش یا محتاج یا عیالدار حاجت مند کا قرض ادا کرنے میں خرچ کردے یا یتیم کی مدد کر کیونکہ جو خوشی اسکو ہوگی وہ حج سے بہتر ہوگی -

(تذکرۃ الاولیاء از فرید الدین عطار)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب محتاط رہیں ــــ ضروری اعلان

پہلے بھی کئی دفعہ الفضل میں اعلان کیا جاچکا ہے کہ احباب دو افراد سے ہوشیار رہیں جو مختلف ناموں سے دوستوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ اخبار میں اُن کے حُلیے اور مختلف نام جو وہ استعمال کرتے ہیں شائع ہو چکے ہیں لیکن ان اعلانات کے باوجود احباب جماعت اُن کے دھوکہ میں آجاتے ہیں اور نقصان اٹھانے کے بعد دفتر کو اطلاع دیتے ہیں۔

لہذا پھر وضاحت سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت امور عامہ یا پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے کسی فردِ جماعت کو یہ نہیں لکھا جاتا کہ فلاں آدمی یا حامل ہذا حاجت مند ہے اس کی اتنی مالی امداد فرمائیں مرکز جن لوگوں کو قابلِ امداد خیال کرتا ہے اُن کو یہاں سے مالی امداد بھجوائی جاتی ہے۔ ان جعلسازوں نے ناظر امور عامہ اور پرائیویٹ سیکرٹری کی جعلی مُہریں بنوائی ہوئی ہیں وہ مُہریں استعمال کرکے اپنی طرف سے فرضی چٹھیاں لکھ کر افرادِ جماعت کو دھوکہ دیتے ہیں آئندہ احباب ہوشیار رہیں اور کسی ایسے فرد کو جو مرکز کی طرف سے یہ چٹھی لے کر آئے کہ اتنے روپے دے دیئے جائیں رقم نہ دیا کریں۔

ایک جعلساز خالد محمود، خالد بشیر، حسن محمود وغیرہ نام ظاہر کرتا ہے اصل نام غالباً یوسف مبارک ہے جو ضلع سیالکوٹ کا رہنے والا ہے۔ کبھی اپنے باپ کو دیہاتی مبلّغ بتاتا ہے کبھی حالیہ سیلاب میں سب کچھ ضائع ہو جانے کا بہانا بناتا ہے۔ کبھی شادی کے بہانے سے روپیہ بٹورتا ہے۔ ان اغراض کے لئے کبھی ناظر امور عامہ کا خط پیش کرتا ہے اور کبھی پرائیویٹ سیکرٹری کا۔ اُس کا حلیہ یہ ہے:۔

رنگ گندمی۔ شلوار قمیص پہنتا ہے۔ ننگا سر۔ عمر ۳۲/۳۳ سال۔ گلا اور ہاتھ جلا ہُوا یا پھُلبہری کے نشان۔ دُبلا پتلا جسم ہے۔

دوسرا جعلساز رانا محمد اکبر، رانا محمد افضل، رانا محمد علی، رانا مقبول احمد، عبداللطیف نام ظاہر کرتا ہے۔ حیدرآباد سندھ کا بڑا زمیندار بنتا ہے اور کسی فوجی افسر کا فوٹو دکھا کر اُس کو اپنا بیٹا ظاہر کرکے رشتہ طلب کرتا ہے۔ اُس لڑکے کا سعودی عرب میں ملازم ہونا بیان کرتا ہے۔ رشتے کے جھانسے سے روپیہ بھی بٹورتا ہے۔ حُلیہ یہ ہے:۔

رنگ سیاہی مائل۔ پیٹ موٹا مگر چُست۔ چھوٹی چھوٹی سفید داڑھی۔ بہت باتونی۔ شلوار قمیص اور ٹوپی پہنتا ہے۔ عمر ۶۰ سال کے قریب ہے۔

ان دونوں میں سے اگر کوئی احباب کے پاس آئے تو بجائے نقصان اٹھا کر نظارت امور عامہ کو لکھنے کے اُسے فوری طور پر پولیس کے حوالے کریں اور پھر یہاں اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ)

جماعتِ احمدیہ کی مجلسِ مشاورت

اُمراء اضلاع کی خدمت میں ضروری گذارش

جیسا کہ قبل ازیں اخبار الفضل میں اعلان کیا جاچکا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ ۲۹-۳۰-۳۱ امان ۱۳۵۳ ہش / مارچ ۱۹۷۴ء بروز جمعہ، ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوگی۔

(۱) جماعتیں حسبِ قاعدہ شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے تجاویز ۲۰ فروری تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں۔

(۲) امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ ۱۳۵۳ ہش / ۱۹۷۴ء کی مشاورت کے لئے ان کی طرف سے جن جماعتوں کو نمائندگی کا حق دیا جارہا ہے ان کی اطلاع ۲۸ فروری تک اور نمائندگانِ شوریٰ کی اطلاعات حسبِ قاعدہ ۱۰ مارچ تک بھجوا کر ممنون فرماویں۔ وقت کی پابندی ضروری ہے۔

احبابِ جماعت شوریٰ کے لئے جو تجاویز بھجوائیں وہ مقامی جماعت کے اجلاسِ عام میں پیش ہوکر اور جماعت کی اکثریت کی رائے سے پاس ہوکر امیر صاحب یا صدر صاحب کی وساطت سے آنی چاہئیں۔

(۳) نمائندگانِ مشاورت کی اطلاعات امیر صاحب ضلع کی وساطت سے آنی چاہئیں۔ امراء اضلاع اِس امر کا اہتمام فرماویں کہ جماعتوں میں نمائندگان کا انتخاب باقاعدہ طور پر ہو اور ان کے ضلع کے نمائندگان کی اطلاعات ان کی وساطت اور ان کی تصدیق سے دفتر ہذا میں آئیں۔

(۴) مجلس مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۷۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ:۔

"۲۵ فیصد ایسے متبادل دوست رکھے جائیں جو زائر کی حیثیت میں یہاں آئیں غیر حاضر نمائندگان کی جگہ ان زائرین میں سے انتخاب کرکے تعداد پوری کرلی جائے۔"

ازراہِ کرم امراء اضلاع اِس فیصلہ کو بھی ملحوظ رکھیں اور ایسے احباب کے اسماء بھی مقررہ تاریخ تک بھجوا دیں۔

نوٹ:۔ نمائندگانِ شوریٰ کے لئے یہ قاعدہ ہے کہ وہ لازمی چندوں کے بقایادار نہ ہوں اور شعائرِ اسلامی کے پابند ہوں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

دُعائے نعم البدل

میرے بھتیجے چوہدری منیر احمد سائنٹفک آفیسر اسلام آباد کو اللہ تعالیٰ نے ۷ جنوری کو بچہ عطا کیا تھا جو چار دن کی زندگی پاکر بقضائے الٰہی فوت ہوگیا۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

محترم چوہدری عبدالحق صاحب ورک امیر جماعتِ احمدیہ اسلام آباد نے احبابِ جماعت کو اِس کی اطلاع بھجوائی جو دُور دراز علاقوں سے وقت پر تشریف لے آئے۔ امیر صاحب کے ارشاد پر خاکسار نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ بہت سے احباب تدفین کے لئے قبرستان تک گئے۔ خاکسار محترم ورک صاحب اور احبابِ جماعت اسلام آباد کا شکر گزار رہے جنہوں نے ازراہِ شفقت ہماری مدد اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(عبدالعزیز بھامبڑی۔ ربوہ)

الفرقان کے وی پی آرہے ہیں:۔ جن خریدار اصحاب کا چندہ الفرقان آخر دسمبر ۱۹۷۳ء میں ختم ہوگیا ہے اور وہ جلسہ سالانہ پر ادا نہیں فرما گئے ان کے نام ماہِ جنوری کا رسالہ بذریعہ وی پی بھیجا جارہا ہے توقع ہے کہ تمام دوست وی پی وصول فرمالیں گے۔

(مینجر الفرقان ربوہ)

تبدیلی دوکان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ "پاک گولڈ سمتھ" فرنٹ والی دوکان سے تبدیل ہوکر عقب جمال بیکری منتقل ہوگئی ہے۔

المشتہر: میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر
عقب جمال بیکری گولبازار ربوہ

جانوروں کے اپھارہ کا موسم زوروں پر ہے

اکسیر اپھارہ کاسٹاک

ہر زمیندار کے پاس ہونا ضروری ہے بفضلہ تعالیٰ ایک پیکٹ سے اپھارہ غائب۔
فی پیکٹ ایک روپیہ۔ درجن یا زیادہ پر ۱/۳ کمیشن۔ دو درجن سے زیادہ مال پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۰۶ / ۶۰۷

خوشخبری

شناختی کارڈ کے لئے ۲ دو عدد فوٹو مُفت
پاسپورٹ سائز کی تین کاپیاں ۵/- روپے میں ساتھ ۲ دو عدد فوٹو شناختی کارڈ کیلئے مُفت
میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

سُوتی و ریشمی کپڑے کی مشہور دُکان **مومن کلاتھ ہاؤس** گولبازار ربوہ فون ۵۱۷